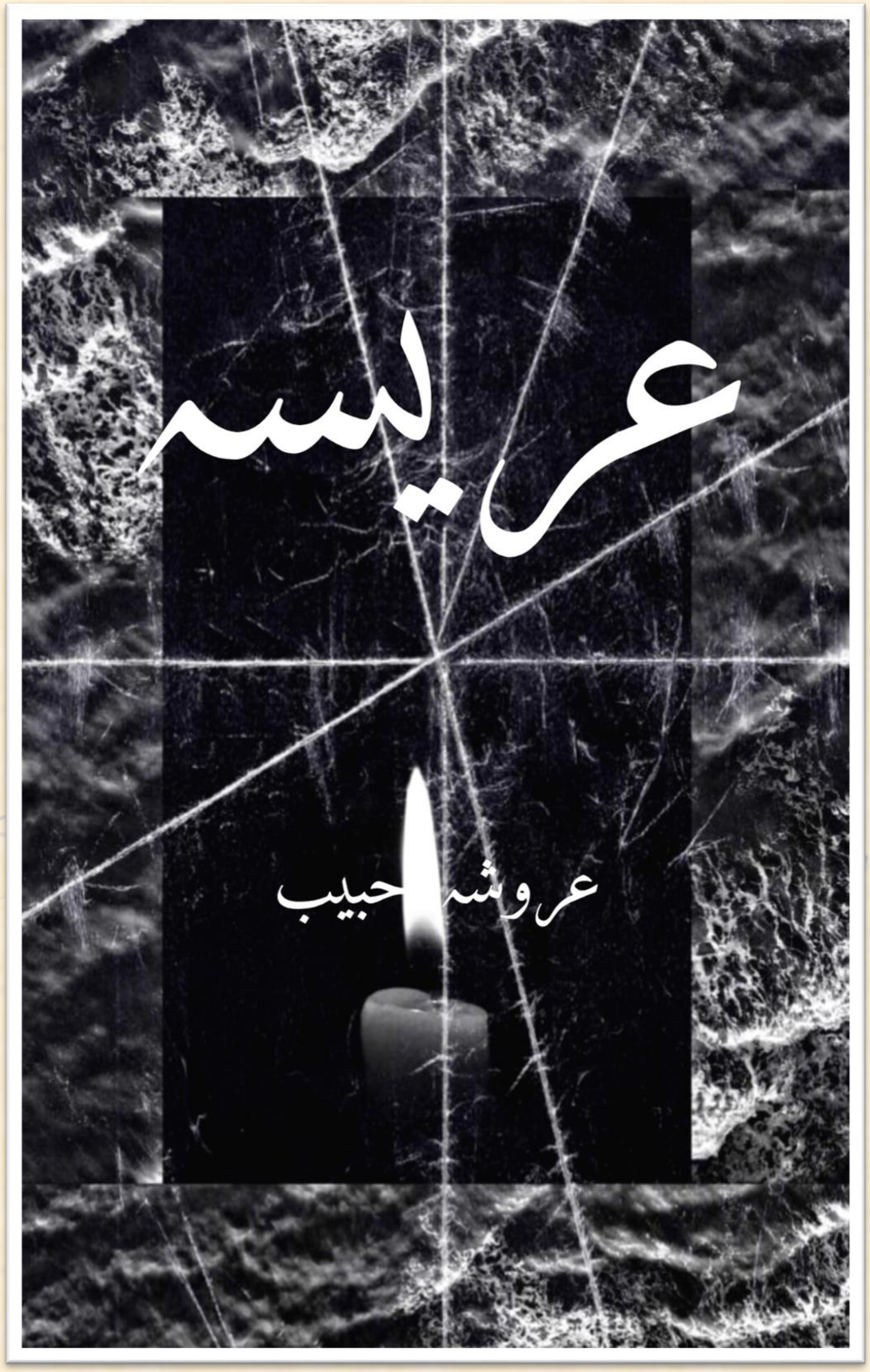
عریسہ
عروشہ حبیب

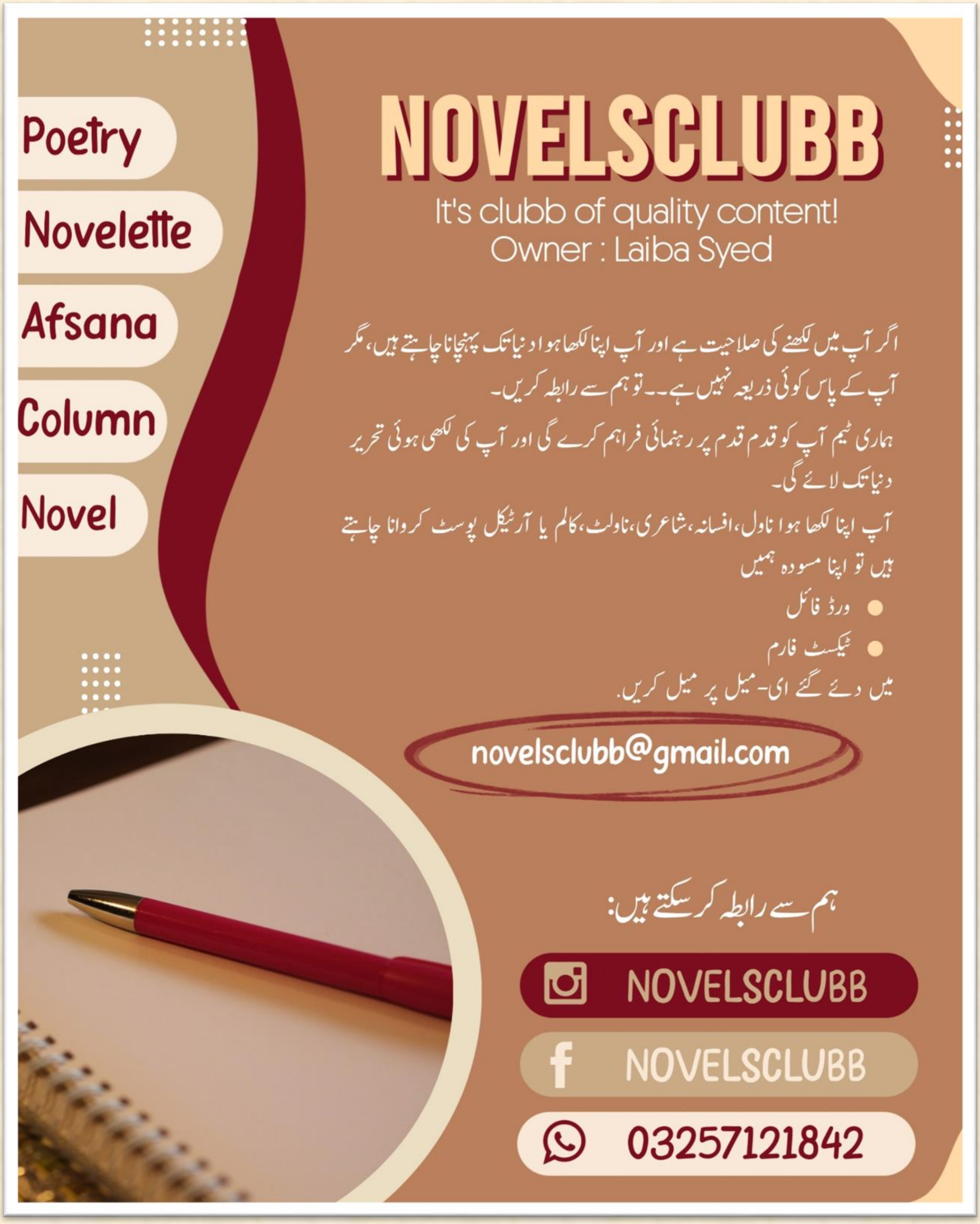
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عریسہ

از قلم

عروشہ حبیب

Clubb of Quality Content

ناول "عریسہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عروش حبیب" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

قسط نمبر: چھ

"اسائنمنٹ بنالیا؟" کرسی پر بازو ٹکائے وہ زرا جھکا

مصنوعی مسکراہٹ عریسہ کے لبوں پر بکھری "وقت پر آئے ہو بالکل۔۔۔پرفیکٹ ٹائمنگ"

کیونکہ اسے ادھورا اسائنمنٹ مکمل کرنے والا مل گیا تھا

"آؤنا بیٹھو" عریسہ نے بیٹھنے کا کہا اور وہ برابر والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

"اسائنمنٹ چاہیے؟"

"ہاں۔۔۔"

"توبنادو!!" اس نے ارحمہ کے آگے سے صفحے اٹھا کر احتشام کے سامنے رکھ دیئے

احتشام نے آنکھیں سکیڑے اسے دیکھا "میں بناؤں۔۔۔؟؟"

"ہاں تم۔۔۔" وہ حکم دے رہی تھی اس نے قلم اٹھا کر گہرا سانس اندر کھینچا وہ انکار نہیں کر سکا

''تمہارے لئے شرف کی بات ہے تمہیں عریسہ جلیل نے کام دیا ہے'' وہ خواہمخواہ احسان جتا رہی تھی

''ہاں بہت'' وہ طنزیہ جواب دیئے بغیر رہ نہ سکا

''ہیلو احتشام!!''

اس نے لکھتے ہوئے سرسری سی نظر نتاشہ پر ڈالی جو کرسی کھینچ کر سامنے آ بیٹھی تھی۔۔۔

عریسہ کی آنکھوں میں ناپسندیدگی جھلکی (چائے میں مکھی)

احتشام ہم مووی دیکھنے جا رہے ہیں نا نتاشہ کے جملے پر عریسہ ہکا بکا رہ گئی (مووی اور وہ بھی احتشام کے ساتھ)

''اوکے۔۔۔''احتشام کیلیئے تو یہ عام سی بات تھی لیکن عریسہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

''جی نہیں۔۔۔احتشام تم میرے ساتھ جاؤ گے۔۔۔وہ بھی آئسکریم کھانے''

''اوکے'' یہاں بھی حامی بھر لی

''صرف میرے ساتھ'' عریسہ نے اپنی بات پوری کی

”کیوں تم احتشام کی ماں ہو“ نتاشہ کے دوٹوک جملے پر احتشام کی ہنسی بامشکل دبی

”جسٹ شیٹ اپ یو بچ“ وہ غصے سے دھاری ارحمہ نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

"عریسہ کنٹرول"

”I wanna break her skull “

”تم کتنی بدتمیز ہو“ نتاشہ نے آنکھیں گھمائیں، احتشام اس بات سے متفق ہوا اس لئے اثبات میں سر ہلا گیا

”پاپا کی پری ہرٹ ہو گئی“ اس نے ساختہ افسوس کیا وہ ایسی ہی تھی لڑنے جھگڑنے والی

عریسہ کی موجودگی نظر انداز کرتے ہوئے نتاشہ نے بیگ سے چاکلیٹ نکالی اور احتشام کی طرف بڑھائی "تمہارے لئے" لیکن احتشام کے تھامنے سے پہلے ہی عریسہ نے چاکلیٹ چھین کر نتاشہ کے منہ پر دے ماری پھر شہادت کی انگلی اٹھائی "اوقات میں رہنا سیکھو"

اپنی اتنی بے عزتی پر نتاشہ نے آنکھوں میں نمی لئے احتشام کی طرف دیکھا جو پہلے ہی صدمے سے دوچار تھا، چوکلیٹ ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے

"عریسہ"۔۔۔وہ کچھ کہنے لگا۔۔۔"تم چپ ہی رہو"عریسہ کی سیاہ آنکھوں میں ابلتا غصہ دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا

بیگ بیڈ پر پھینک کر وہ خود فریش ہونے چلے گئی۔۔۔کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ کچن میں آئی سفینہ کھڑی پلیٹ میں بریانی نکال رہی تھیں عریسہ کاؤنٹر پر چڑھ کر بیٹھ گئی بریانی کی خوشبو سانسوں میں اتری۔۔۔

"یہ کوئی بیٹھنے کی جگہ ہے"سفینہ نے پلیٹ تھماتے ہوئے پوچھا

اس نے ہنستے ہوئے آنکھ ماری پھر چاولوں سے چمچ بھر اندر اتارا"آہا مزا آ گیا!!!"

"تمہارے لئے رشتہ آیا ہے"

"میرے لئے ؟"وہ زرا حیران ہوئی

"ہاں۔۔۔"سفینہ مصروف سی ہو کر پلیٹ میں چاول نکالنے لگی۔۔"نام۔۔نام کیا تھا" انہوں نے دماغ پر زور دیا۔۔۔"ہاں میر ہادی۔۔۔میر ہادی نام ہے"

اس نے خاموشی سے اگلا چمچ بھرا۔۔۔وہ شادی جیسے جھمیلوں میں نہیں پڑنا چاہتی تھی وہ بس زندگی جینا چاہتی تھی اپنی مرضی سے

"تمہارے بابا نے تمہاری رائے مانگی ہے"

"وہ امی۔۔۔میں کل یونیورسٹی سے ڈائیریکٹ نور امی کی طرف جاؤں گی"سفینہ کی کہی بات اس نے نظر انداز کی جیسے سنی ہی نہ ہو

"او۔۔ہاں کیسی ہیں وہ؟"نور صدیقی کا خیال آیا تو پوچھ بیٹھیں

"بس صحیح"۔۔۔وہ مایوس ہوئی

"فرحان جیسی خود غرض اولاد اللہ کسی کو بھی نہ دے"، سفینہ نے کانوں پر ہاتھ لگائے

"فرحان خود غرض نہیں ہو سکتا"سیاہ آسمان کی تصویر آنکھوں کے سامنے یک دم نمایاں ہوئی

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے"وہ سینے پر ہاتھ باندھے پیچھے مڑیں

"بس یونہی۔۔۔"

وہ کاپی پر ٹیچر کا لیکچر نوٹ کر رہا تھا جب نظر کلاس سے باہر نکلتی ہوئی عریسہ پر پڑی۔۔۔وہ آج صبح سے اسے نظر انداز کر رہی تھی اور اب کلاس میں بھی ٹیچر کی موجودگی کے باوجود ہی باہر چلے گئی۔۔۔یہ لڑکی۔۔۔اس نے بڑبڑاتے ہوئے کاپی ہاتھ میں اٹھائی اور کندھے پر بیگ ڈالا اور عریسہ کے پیچھے باہر نکل آیا۔۔۔وہ پڑھائی پر کمپرومائز نہیں کرتا تھا مگر آج عریسہ کیلئے کلاس چھوڑ دی

ہر سو نظر دوڑانے پر وہ دور سڑک کنارے آہستہ آہستہ چلتی دیکھائی دی

"عریسہ"

"کہاں جارہی ہو" احتشام نے آواز لگائی

"جہنم میں"۔۔۔وہ بغیر مڑے چلائی

"رکو۔۔میں بھی آرہاہوں"

کچھ ہی لمحوں میں وہ عریسہ کے ساتھ ہمقدم ہو گیا۔۔"ناراض ہو؟؟؟"

”تمہیں کیا۔۔جاؤ نتاشہ کے ساتھ مووی دیکھو۔۔۔“

(وہ تو احتشام صاحب دیکھ ہی چکے تھے)احتشام نے اس پر نگاہ ڈالی ”اچھا سوری!!“اس نے عریسہ کا خراب موڈ صحیح کرنا چاہا مگر عریسہ آسانی سے کہاں موڈ صحیح کرنے والی تھی ”مجھے نتاشہ بالکل نہیں پسند“اس نے جلن کی آگ میں جلتے ہوئے کہا

”اوکے۔۔۔مجھے بھی نہیں پسند۔۔۔موڈ صحیح کرلو عریسہ پلیز!!“

”ایک شرط پر۔۔۔“اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

”کیا؟؟“

”تم مجھے بائیک چلانا سکھاؤ گے“وہ یک دم ایکسائیٹڈ ہوئی تھی دوسری طرف احتشام کی ہنسی چھوٹ گئی”بائیک۔۔۔لڑکیاں بائیک نہیں چلاتی“

”لڑکیاں چلائیں یا نہیں مگر میں چلاؤنگی بائیک بھی کار بھی اور بندوق بھی“

”امی۔۔۔“لاؤنج میں قدم رکھتے ہی وہ نور کے سینے سے جا لگی ارحمہ جو ساتھ ہی آئی تھی دونوں کو یوں گلے لگا دیکھ وہ بھی ان سے جا لگی۔۔۔ منظر مکمل تھا شاید نہیں۔۔۔ تین سالہ فرحان کی تصویر میز پر تنہائی کے عالم میں پڑی تھی جو عریسہ کے آنے سے چند منٹ پہلے ہی نور نے آنسو پونچھ کر رکھی تھی

عصر کی نماز پڑھ کر نور جائے نماز پر بیٹھی تسبیح کر رہی تھیں، ارحمہ نزدیک ہی فرش پر بیٹھی کینوس پر پینٹنگ کر رہی تھی، جبکہ عریسہ الماری میں کوئی جوڑا ڈھونڈھنے میں مصروف تھی ۔۔۔ صدیقی ہاؤس میں یہ کمرا عریسہ کی ملکیت تھی۔۔۔ پھولوں سے سجا۔۔۔ خوشبوؤں میں لپٹا۔۔۔ اسے یہ کمرا بے حد پسند تھا خاص طور پر بالکنی

”بھابی کیا ڈھونڈھ رہی ہیں؟؟“ ارحمہ نے شرارت کی

”تمہارا سر۔۔۔“اس نے الماری سے چہرا باہر نکال کر اسے گھورا

”امی، عریسہ کہتی ہے فرحان بہت ہینڈسم ہے“ وہ پینٹنگ کرتے ہوئے مسکرا مسکرا کر انہیں بتانے لگی

''میری خواہش ہے تم میرے بیٹے کی دلہن بنو'' انہوں نے بانہیں کھول کر اسے قریب بلایا

عریسہ ڈھیرے سے آکر ان کے گود میں بیٹھ گئی۔۔۔ نور نے اسے بانہوں میں بھر کر شفقت

سے اپنے ہونٹ اسکی پیشانی پر رکھ دیئے

''لیکن خواہش خواہش ہی رہ جاتی ہے'' نور کی آنکھیں نم ہوگئیں

''میں زندگی میں صرف ایک بار اسے اپنی ان بے بس آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ

جوان ہوگیا ہے۔۔۔ دیکھا نا تم نے عریسہ۔۔۔۔ کتنا بڑا ہوگیا ہے میرا بیٹا۔۔۔ کیا وہ مجھے

معاف کر دیگا'' انہوں نے عریسہ کا چہرا نرمی سے ہاتھوں میں تھامے پوچھا یہ سوال نور دن

میں ہزار بار پوچھتی تھیں کبھی ارحمہ سے تو کبھی عریسہ سے

اس نے انگلیوں سے ان کے رخسار پر پھسلتے ہوئے آنسو صاف کئے ''امی وہ آپ کو معاف

کر دیگا'' اسے یقین تھا

سسٹم یعنی سینٹر آف اٹنشن جسے پر کھا جائے اور سر اونڈنگ یعنی سسٹم کے سوا ہر شے

اکاؤنٹیسی کی کلاس میں اس وقت عریسہ جلیل کیلئے احتشام قسیم سسٹم تھا جو دور فرسٹ دیسک

پر دوستوں کے ساتھ بیٹھا پوری توجہ سے میم کا لیکچر سن رہا تھا اور سراونڈنگ عریسہ نے نظرانداز کر رکھی تھی

احتشام پڑھائی پر دھیان دے رہا تھا اور عریسہ اس پر

وہ یونہی گھنٹوں بیٹھے اسے دیکھتی رہتی تھی کب کلاس شروع ہوتی کب ختم۔۔کون جانے ۔۔۔وہ کسی اور دنیا میں رہنے لگی تھی جہاں وہ خود ہیروئن تھی اور احتشام قسیم اسکا ہیرو۔۔۔ کتنی عجیب ہوتی ہے نا یہ فینٹسی؟

"دھیان کہاں ہے تمہارا لڑکی؟؟"سفینہ کی آواز پر اسکے کانوں میں گونجی احتشام کی آواز تھمی

"نہیں۔۔۔کہیں بھی نہیں۔۔۔" نظر پتیلے سے ابل کر باہر گرے دودھ پر پڑی (اللہ جی یہ کیا ہوگیا)

"ایک کام ڈھنگ سے نہیں کرتی ہو سسرال جا کر ڈنڈے کھاؤ گی۔۔۔پھوہڑ کہیں کی۔۔۔ "

وہ خاموشی سے ڈانٹ سن رہی تھی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا

وہ جانے لگی مگر سفینہ کی آواز پر ٹھہر گئی "کون ہے وہ؟"

"کون؟۔۔۔" وہ انجان بنی

"جس شخص کے خیالوں میں چوبیس گھنٹے کھوئی رہتی ہو" وہ ماں تھی وہ جانتی تھی۔۔۔

"کلاس فیلو ہے"

"وہ بھی تمہیں پسند کرتا ہے؟"

"شاید۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ نتاشہ کے ساتھ گروپ سٹڈی کرنے لائبریری جارہا تھا مگر عریسہ نے روک لیا

"کہاں جارہے ہو؟؟"

"واشروم۔۔۔" وہ سچ بتا کر نتاشہ کی ہڈیاں نہیں تڑوانا چاہتا تھا

"کتابیں لے کر؟؟" وہ اسکے ہاتھوں میں پکڑی کتابیں پہلے ہی دیکھ چکی تھی اس لئے تعجب ہوا

"پہلے کتابیں کلاس میں رکھونگا پھر واشروم جاؤنگا" وہ جبراً مسکرایا ناگواری لہجے میں جھلکی

---"جاؤں میں؟؟"

"کل رات قوالی نائٹ پر آؤ گے"

جانے کی اجازت دینے کے بجائے عریسہ نے وہ سوال پوچھ ہی لیا جس کیلئے بادشاہ سلامت کو روکا گیا تھا

"ہاں---ظاہری سی بات ہے----"

"اوکے---"وہ پلٹنے لگی جب احتشام نے سوال کیا

"جانتی ہو تمہارا نام کیا ہے"

"کیا؟---"عریسہ کی بھنویں حیرت سے سکڑیں

Clubb of Quality Content

"پرابلم۔۔۔ عریسہ دی پرابلم"اس نے چبا چبا کر کہا وہ کچھ ہی دنوں میں اس سے تنگ آ چکا تھا کیونکہ عریسہ کی وجہ سے اس کی یونیورسٹی میں اب تک کوئی بھی گرل فرینڈ نہیں بن پائی تھی۔ عریسہ احتشام کی پہلی دوست تھی اور یہ دوستی پچھتاوے سے زیادہ کچھ نہ تھی۔۔

وہ بس اس نام پر ہلکا سا مسکرا دی

چاند کی چاندنی چھلک چھلک کر اندر گر رہی تھی کہیں ہوا پر دہ جھلا گئی رات کے اس پہر ہر کسی پر اونگھ طاری تھی وہ بیڈ پر صفحہ لئے بیٹھی پینسل سے سکیچنگ کر رہی تھی اسکیچ مکمل کرنے کے بعد وہ بے جان کاغذ کو کئی دیر تک تکتی رہی

"کیا تم کوئی جادو گر ہو

کیوں جہاں میں دیکھتی ہوں وہیں ہو تم

تمہاری ہیزل براؤن آنکھیں سمندر جتنی گہری ہیں اور ان کی لہروں میں میں ڈوب چکی ہوں"وہ احتشام کے اسکیچ سے باتیں کر رہی تھی

''ارحمہ تمہیں کہیں احتشام نظر آیا۔۔۔اس نے کہا تھا وہ آئے گا کال بھی ریسیو نہیں کر رہا''
سیاہ کاجل سے بھری انکھیاں اسکی تلاش میں اِدھر اُدھر بھٹک رہی تھیں

''چھوڑ دو اسکا پیچھا۔۔۔کیوں خود کو خوار کر رہی ہو''ارحمہ لاعلم نہیں تھی وہ اپنی دوست کے دل کی کیفیت سے واقف تھی

چاند کی چاندنی ٹوٹ ٹوٹ کر کراچی یونیورسٹی کے پھولوں سے سجے گارڈن پر بکھر رہی تھی زرد بلبوں کی دہکتی روشنی کانچ کے بنے فانوسوں سے ٹکراتی اورا سٹیج کی جانب مڑتی جہاں سیاہ کرتے پہنے قوال کوئی کلام پیش کر رہے تھے جس پر اسٹوڈنٹس واہ واہ کے نعرے لگا رہے تھے

ہر شخص سیاہ رنگ میں لپٹا ہوا تھا سوائے سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے جو نیوی رنگ کی کامدار شلوار قمیض پہنے سب سے جدا نظر آ رہی تھی

''کیسے چھوڑ دوں وہ میری محبت ہے''

وہ بے بسی سے کہہ گئی ارحمہ نے افسوس بھری نگاہ اٹھائی ”تمہیں آٹھ عرب بیس کروڑ کی آبادی میں صرف احتشام ہی ملا دل لگانے کیلیئے“

”اگر دو مہینے پہلے کوئی مجھ سے پوچھتا کیا تمہیں احتشام قسیم سے محبت ہے تو میں اسے زندگی دفنا دیتی مگر اب“۔۔۔ سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔”وہ کہیں نہ کہیں، ہر جگہ ہے“

”اور احتشام ؟۔۔۔“ارحمہ اپنے ٹراماٹیک ماضی کی وجہ سے عریسہ کیلیئے پوسیسو تھی

”اگر احتشام عریسہ سے محبت نہیں کریگا تو پھر کس سے کریگا“ یہ لفظ اس نے احتشام کو دیکھ کر کہے جو ابھی ابھی کہیں سے آیا تھا خیر اس کی نظر نتاشہ پر نہیں گئی جو اس کے ساتھ ہی آئی تھی احتشام گارڈن میں ہونے والے پروگرام کو چھوڑ کر بلڈنگ میں گھسا

”ارحمہ تم قوالی انجوائے کرو میں زرا آئی“وہ یہ کہہ کر بلڈنگ کی طرف چل دی

رات کی سیاہ چادر اوڑھے چاند زرا ویران ہوا آسمان پر، ٹھنڈی مہکی ہوائیں مدھم ہوئیں، قوالوں کی آوازیں بیک گراؤنڈ ساؤنڈ بن کر رہ گئی تھیں وہ بلڈنگ کی ٹیرس پر چھوٹی سی دیوار پر چڑھ کر بیٹھا نیچے قوالوں کو گاتا دیکھ رہا تھا

"یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو وہ" پوچھتے ہوئے نزدیک آئی

"کیونکہ یہ بیسٹ ویو ہے" اس نے ہاتھوں سے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ عریسہ کو بیسٹ ویو دکھانا چاہتا تھا

وہ آکر بیٹھ گئی برابر میں۔۔۔سیاہ تاروں سے بھرا آسمان، روشنیوں میں ڈوبا کراچی شہر، موسیقی سے مہکا گارڈن۔۔۔بلاشبہ یہ منظر خوبصورت تھا مگر جب ہوا عریسہ کے بال چھوتی پھر احتشام کے وجود سے گزرتی۔۔۔

"سیاہ رنگ تم پر جچ رہا ہے"

"سیاہ بالکل نہیں پسند مجھے صرف تمہاری فرمائش پر پہنا ہے" عریسہ کا میسج منظر میں آیا (سیاہ پہننا کل پلیززز)

وہ اسکی بات صحیح طرح سن نہ سکی کیونکہ دور گارڈن میں کہیں لڑکا کسی لڑکی کو پھولوں کا گلدستہ تحفے کے طور پر دے رہا تھا وہ وہاں نظریں جمائے بیٹھی تھی عریسہ پھولوں کی دیوانی تھی

محبت کی راہوں میں آکر تو دیکھو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قوال کا جملہ کانوں سے آ ٹکرایا، اس نے چہرا موڑے احتشام کو دیکھا لمحے گزرے، سانسیں گزری، دھڑکنیں گزریں

"میں محبت کر بیٹھی ہوں تم سے"

وہ ہنسا پھر ہنستا چلا گیا۔۔۔

"ہم صرف دوست ہیں عریسہ" احتشام نے بامشکل ہنسی روک کر واضح لفظوں میں کہا

"لیکن مجھے محبت ہو گئی ہے تم سے" اس نے دہرایا وہ یہ الفاظ ہزار دفعہ دہرا سکتی تھی

"تمہیں کس نے کہا مجھ سے محبت کرو" احتشام کا لہجہ سخت ہوا

"کی نہیں ہو گئی" عریسہ کو اپنا دل ڈوبتے محسوس ہوا

"گلہ گھونٹ دو اپنی اس محبت کا" احتشام نے عریسہ کی محبت اسی کے منہ پر دے ماری

ہر سو روشنی دھندلانے لگی آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر نیچے گرا۔۔۔ زبان اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی وہ اٹھی اور سیڑھیوں کی طرف لپکی۔۔۔۔

ہم کسی کے دل میں خود کیلئے محبت تو نہیں ڈال سکتے نا۔۔۔ انسان بے بس ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

''تھینکس۔۔۔''غیر شناختہ آواز پر اس نے گردن موڑی سامنے منیزا کمال ہاتھوں میں کوک کی دو بوتلیں لئے کھڑی تھی

''کس لئے ؟۔۔۔''وہ اسے پہچانتا تھا

''تم نے میری اٹینڈنس لگائی اور اسائمنٹ بھی بنا دیئے تھینک یو سو مچ''وہ کہتی ہوئی برابر میں آ بیٹھی

''تمہاری امی اب کیسی ہیں ؟۔۔۔''احتشام نے منیزا کی آگے بڑھائی ہوئی کوک تھامتے ہوئے پوچھا

''بہتر۔۔۔تھینک یو آگین''

''کیا تھینک یو تمہارا تکیہ کلام ہے''اس نے گھونٹ بھرا

''اصل میں اس دنیا میں اچھے انسان بہت کم رہ گئے ہیں تم نے میری مدد کی تھینک یو''منیزا نے نظریں پھیر کر اسے دیکھا وہ مسکرایا تھا

Clubb of Quality Content

"میرا پرس ؟۔۔" وہ ابھی آخری سیڑھی پر تھی جب اسے یاد آیا وہ پرس، ٹیرس پر بھول آئی ہے، لینے کیلئے پھر سے مڑی۔۔۔

"تمہارے ساتھ کیا کبھی کسی نے اچھا سلوک نہیں کیا" اس کے بار بار تھینک یو کہنے پر احتشام نے طنز کیا

"تمہیں عزت راس نہیں آتی کیا" وہ بھی پھر منیزا کمال تھی

اس بار وہ ہنسا تھا

سیاہ آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر بھرنے لگا، دل ریزہ ریزہ ہوا، ہاتھ کانپے، روح چھلنی ہوئی ۔۔۔ عریسہ کی محبت کا گلا گھٹ گیا

وہ منیزا کی بات پر ہنستے ہوئے احتشام کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔ کیا احتشام کو منیزا سے محبت ہے ۔۔۔ کیا اسی لئے وہ ۔۔۔

آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی اس نے محسوس کیا اگر وہ مزید پل یہاں رکی تو مر جائیگی۔۔۔

تڑپنے پر میرے پھر تم نہ ہنسو گے

کبھی دل کسی سے لگا کر تو دیکھو

قوال نے انہی جملوں پر اپنا کلام ختم کیا

ناولز کلب
Club of Quality Content

وقت کا تیز بہاؤ کب گھنٹے صدیوں میں بدل دے کون جانے۔۔۔ابھی کل کی ہی بات تھی جب عریسہ فرحان کے سامنے کھڑی تھی اور آج اس واقعے کو ہفتہ گزر گیا۔۔۔ گزرے چھ لاکھ چار ہزار آٹھ سو سیکینڈ بے قراری میں کٹے۔۔۔وہ جان گیا تھا آدم حوا کیلئے نہیں حوا آدم کیلئے بنی تھی

"وقت پر اظہار کرنا بعد میں ریگریٹ کرنے سے بہتر ہے" کہیں سے لویزا کی آواز نے کانوں میں سرگوشی کی

فرحان نے کرسی پر لٹکا اپنا کوٹ ہاتھوں میں اٹھایا۔۔

۔

''آپی یہاں پر پھول بنا دیں'' مانو نے مہندی کی کون علینا کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے ہتھیلی کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ قسیم ہاؤس گلاب اور گیندے کے پھولوں اور رنگ برنگ لائٹوں سے سجایا جا رہا تھا دور کھڑا احتشام سیڑھیوں کی سجاوٹ میں مصروف تھا اور دوسری طرف از یان کچن کی۔۔۔ تسلیمہ کی بہنوں اور بچوں نے قسیم ہاؤس چڑیا گھر بنا رکھا تھا۔۔۔ شور ہی شور۔۔۔ آج شام احتشام کی ڈھولکی تھی

مانو علینا کی گوڈ میں چڑھ کر بیٹھ گئی وہ خاموشی سے مانو کی ہتھیلی پر پھول بنانے لگی

"آپ ہنستی نہیں ہیں؟۔۔۔" چھ سالہ مانو کے سوال پر اس نے مسکرانے کی کوشش کی مگر

۔۔۔"مانو اپنے ہاتھ گندے کیوں کروا رہی ہو" احتشام پاس سے گزرا تو علینا کے بنائے

پھول پر قہقہہ لگا گیا۔۔۔وہ مسکرا نہ سکی

"مناہل بیٹا۔۔۔آئسکریم کھاؤ گی۔۔۔" غفران کی آواز پر وہ اس کی گود سے اتر کر اپنے بابا کی

طرف دوڑی جو ذرا سامنے ہی صوفے پر بیٹھے نورین (مانو کی ماما) سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

غفران نے مانو کو بازوں سے اٹھا کر سینے سے لگا لیا اب وہ مانو کی پیشانی چوم رہے تھے علینا

انہیں دیکھتے دیکھتے ماضی کی کسی آواز میں کھو گئی

"بابا۔۔۔بابا۔۔۔" مگر سفید چادر میں لپٹے جسم نے جواب نہ دیا۔۔۔

"ہائے۔۔۔" ازیان اسکا اداس چہرا دیکھ برابر میں آ بیٹھا

"ہائے" اس نے بیزار سا جواب دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی وہ اسے پچھلے چھ دنوں سے نظر انداز

کر رہی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

سوہنی سوہنی انکھیوں والی

دل دے جایادے جارے ہم کوتو گالی

ڈھولک بجنے پر تال کی گونج،تالیوں میں بسی چوریوں کی کھن کھن، چنبیلی کی کھلکھلاتی خوشبو، سیاہ آسمان پر چمکتاادھوراچاند،چاند کی چاندنی قسیم ہاؤس کی گہما گہمی دیکھ ٹوٹ ٹوٹ کر بکھری

ہم تیرے دیوانے ہیں

ہم عاشق مستانے ہیں

ازیان کے ہاتھوں سے بجتی ڈھولک کی تال اور قریب بیٹھے گانا گاتے احتشام کی آواز۔۔۔گول دائرے میں عورتوں کا ہجوم ان دونوں کو گھیرے بیٹھا تھا۔۔۔خوشی کی خوشبو ہر جانب پھیلی ۔۔۔شاید ہاں۔۔۔شاید نہیں۔۔۔وہ ڈھولک کی محفل سے دور صوفے پر بیٹھی گاتے ہوئے احتشام کو سن رہی تھی

"ازیان اور احتشام کتنے ہاٹ ہیں بس علینا سانولے رنگ اور بد صورتی سے مات کھا گئی۔۔۔ ورنہ ایک آدھ کزن پھنسا ہی لیتی" کچھ دور بیٹھی حوریہ اور مایا کی باتیں جب کانوں پر پڑی تو وہ اُٹھ کھڑی ہوئی

"تم پر خاموشی بالکل نہیں جچتی"

میسن نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے سیاہ آنکھوں والی لڑکی سے کہا جو چھت کے ایک کونے میں خاموش بیٹھی صفحے پر کچھ لکھ رہی تھی

کافی کا مگ اٹھائے وہ کرسی سے اٹھا اور لڑکی کی سمت چل دیا کتنی عجیب بات تھی نا کہ وہ مسلمان لڑکی اس نیلی آنکھوں والے عیسائی لڑکے کو اپنا غلام بنا چکی تھی

"نظر انداز کرو گی"

"اگر تم ایک سیکینڈ میں اپنی شکل لئے دفع نہ ہوئے تو میں میر ہادی کی قبر کے ساتھ ایک اور قبر کھودونگی اور تمہیں وہاں دفنادونگی" صفحہ پر ہی نظر جمائے وہ دھمکی دے رہی تھی

"پھر قبر تھوڑی چوڑی کھدوانا کیونکہ تمہارے بغیر تو میں بھی نہیں مرنے والا عریسہ" اس نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن مسکان زیادہ دیر نہیں دکی کیونکہ اڑتی ہوئی کتاب اور قلم سیدھا میسن کے منہ پر آپڑے

وہ دروازے کھولے ہلکے قدم اندر داخل ہوا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا جیسے روشنی یہاں سے انجان ہو۔۔۔

"ڈھولکی انجوائے نہیں کی"

وہ کھڑکی سے باہر ناجانے کیا دیکھ رہی تھی مگر ازیان کا سوال سنتے ہی قہقہہ لگا گئی تھی

"اپنی بربادی انجوائے کروں ہاہا" وہ پلٹی نہیں آنکھیں ابھی بھی کھڑکی سے نیچے لان میں کھیلتے بچوں پر جمی تھیں

"کیوں کر رہی ہو نظرانداز مجھے"

"تم پچھلی زندگی میں کوئی جادوگر تھے کیا۔۔۔ کیسے پڑھ لیتے ہو تم انسانوں کو۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں آنکھیں کھولوں گی اور تم سب پڑھ لو گے" وہ اچانک پلٹی اندھیرے میں بھی ہیزل آنکھوں سے بکھرتے آنسو واضح تھے "تمہیں کیا معلوم محبت کیا ہے تم تو ارینج میرج والے ہونا"

ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر لئے اس نے علینا کے الفاظ دہرائے "ہاں مجھے کیا معلوم محبت کیا ہے میں تو ارینج میرج والا ہوں نا"

"تم کیا جانو اپنا محبوب کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھنا کیسا ہے"

ازیان بس خاموش نظروں سے علینا کا چہرا دیکھتا رہ گیا

"احتشام کی دنیا میں علینا جہان بے معنی ہے۔۔۔ بے معنی۔۔۔ میرے محبوب کی بے رخی، میں مر بھی جاؤں تب بھی اسے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں۔۔ وہ میری

آنکھیں نہیں پڑھتا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا تم اپنے پیسوں سے میری محبت خرید سکتے ہو" سرخ آنکھیں، آنسوؤں سے تر رخسار، ہچکیاں لیتے ہوئے اس نے التجا کی

"محبت وہ واحد چیز ہے جو خریدی نہیں جا سکتی"

"کیا مجھے میری محبت نہیں مل سکتی" ایسا بے بس سوال جسکا جواب ڈھونڈتے ڈھونڈتے شاعر اور فلسفی بھی خاک ہوئے

"جو جا رہا ہے اسے جانے دو

جو تمہارا ہے وہ کھو کر بھی تمہارے پاس ہی لوٹے گا

I believe in destinies"

وہ بہت کچھ کہہ گیا تھا اور علینا ایک لفظ بھی سمجھ نہ پائی

"ارے ماشاءاللہ نظر نہ لگے" رامل نے پیلے رنگ میں رنگی دلہن کے ماتھے پر بوسہ دیا "اللہ نصیب میں خوشیاں لکھے" وہ منیزا کو خود سے لگائے ڈھیر ساری دعائیں دے رہی تھیں دوسری طرف جنید کمال آنکھوں میں اشک لئے اپنی گڑیا کو دلہن بنے دیکھ رہے تھے

"سفید شلوار قمیض زیب تن ہاٹ دولہا اپنی مایوں کیلئے صوفے پر براجمان ہے اور تسلیمہ چچی ہاہا جانے کس بات پر چاچو سے جھگڑ رہی ہیں۔۔۔آپ سجاوٹ دیکھیں گینڈے کے پھول ۔۔۔زرد لائٹیں۔۔۔اور۔۔۔" ازیان نے جیسے ہی کیمرے کا رخ سیڑھیوں کی جانب کیا علینا سیڑھیوں سے اترتی نظر آئی وہ پیلے اور گولڈن رنگ کے لمبے، گھیر والے ریشمی فراک

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں ملبوس تھی ڈارک براؤن کمر تک گرتے ہوئے بال۔۔۔میک اپ کے نام پر صرف ہونٹوں پر لپسٹک اور آنکھوں میں کاجل کی پتلی ڈھاری تھی

"فریال کی بیٹی" موبائل سے نکلتی آواز پر ازیان نے کیمرے کا رخ بدل دیا اور بہانہ بنا کر کاٹ دی "امی چاچو نے بلایا ہے"

باری باری لوگ احتشام کو تیل لگاتے رسم کرتے اور اٹھ جاتے۔۔۔فوٹو گرافر ازیان ان لمحات کو اپنے کیمرے میں قید کر رہا تھا

"علینا تم رسم نہیں کرو گی" محفل میں موجود ہر شخص رسم مکمل کر چکا تھا اور بس احتشام اٹھنے ہی لگا تھا جب ازیان نے اسے پکارا

سیڑھیوں پر تنہا بیٹھی لڑکی آہستہ سے اٹھی۔۔۔وہ بھری محفلوں میں بھی تنہا رہ جاتی تھی ۔۔۔وہ واقعی انویسیبل تھی

وہ احتشام کے برابر میں آ بیٹھی، طنزیہ جملے سے استقبال ہوا "ملکہ آپ نے اتنا بھی تکلف کیوں کیا" محفل میں کھڑا ہر شخص ہنسا تھا علینا جہان پر

وہ بس احتشام کی آنکھوں میں دیکھ کر رہ گئی کیمرے کی فلیش لائٹ نے وہ منظر قید کیا تھا

"چمکتی ہیزل براؤن آنکھوں میں دیکھتیں خون آلود ہیزل براؤن آنکھیں"

پھر وہ قہقہے شور میں بدلے اور شور دماغ کی رگیں چیرنے لگا۔۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"لیم۔۔۔ بالکل ہنسی نہیں آئی" ازیان کیمرا میز پر اچھالتا باہر نکل گیا ازیان کے نزدیک علینا کی تذلیل پر ہسنا کفر کے مترادف تھا

"آہ۔۔۔چپ ہو جاؤ۔۔۔چپ ہو جاؤ

میں نے کہا چپ ہو جاؤ۔۔۔" دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر وہ چلائی۔۔۔اندھیرا، تنہائی اور ماضی کے زخم اپنی روح میں سمیٹے وہ فرش پر بیٹھی گر گرا رہی تھی

"بابا۔۔۔بابا آپ کی علینا ٹوٹ چکی ہے۔۔۔آپ آئینگے نہ مجھے اس درد سے آزاد کرانے۔۔۔" آنسو کے قطرے روانی سے زمین پر گِر رہے تھے، ہر قطرہ علینا کے ان زخموں کی عکاسی تھا جو کبھی کسی نے نہیں دیکھے

ناولز کلب
Club of Quality Content

میں کتنا تنہا تھا

اس بات کا احساس

ہوا تب جب

گرا اشک بھی

سوکھا گر کر

"کاش آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاتے۔۔۔کاش امی آپ مجھے تنہا نہ چھوڑتی۔۔۔"شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔وہ روتے ہوئے پھر سے چلائی "چپ ہو جاؤ۔۔۔چپ ہو جاؤ"

مگر شور نہیں تھا بلکہ مزید بڑھتا گیا اتنا کہ ناک سے سرخ بوند ٹپک کر ہونٹوں پر پھسلی اور وہ زور زور سے فرش پر مکے برسانے لگی۔۔۔ حتی کہ خون آہستہ آہستہ انگلیوں سے رسنے لگا

"خدا کے واسطے چپ ہو جاؤ۔۔"وہ تڑپ نہیں مر رہی تھی۔۔۔التجاؤں پر باہر کی دنیا تو خاموش ہو جاتی ہے مگر اندر کی دنیا نہیں

''کیوں مجھے کبھی کسی کی محبت نہیں ملی۔۔۔کیا علینا محبت کے لائق نہیں تھی''وہ محبت کی بھوکی تھی اور بھوک ہی اسکا مقدر تھی

محبوب کا چہرا منظر میں آیا اور سب کچھ رک گیا جیسے ہمیشہ رک جاتا تھا

''کیا مجھے وہ ایک شخص نہیں مل سکتا۔۔۔وہ کتنی خوش قسمت ہے اسے علینا جہان کی چاہت مل جائے گی،کیا مجھے میری محبت نہیں مل سکتی؟کیا مجھے احتشام نہیں مل سکتا؟۔۔۔''

خزاں کی دھوپ سے شکوہ فضول ہے محسن

میں یوں بھی پھول تھا،آخر مجھے بکھرنا تھا

آسمان پر پھیلی سیاہی عروج جا پر پہنچی، روشن چاند اسی سیاہی میں ڈوب چکا تھا اندھیرے نے روشنی کا نام و نشان نہ چھوڑا آج سیاہ رات تھی ایسی رات جو صدیوں میں ایک بار آتی تھی ہواؤں نے ٹہنیوں پر لگے سوکھے پتے اکھاڑ پھینکے بادلوں کی گرج ہر سو خوف پھیلا رہی تھی سمندری لہروں کی سرسراہٹ کہہ رہی تھی کچھ دردناک قریب ہے

الوداع خزاں

"اجڑنا ختم۔۔۔بکھرنا ختم"

روشنی بجھ گئی، آگہی سو گئی

ہم تو نکلے تھے ہاتھوں میں سورج لئے

رات کیوں ہو گئی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہ فراک بیڈ پر اچھال کر اس نے الماری بند کی اور کمرے سے نکل کر ٹیرس پر آئی۔۔۔

چاروں جانب پھیلے گہرے اندھیرے کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی اس نے جیب سے موبائل

نکال کر ٹائم دیکھا دوپہر کے ساڑھے چار بج رہے تھے عریسہ نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی

اندھیرا کھا گیا تھا روشنی کو۔۔۔

پھر سر جھٹک کر میسن کو کال لگائی

"بی ریڈی فور ایٹ او کلاک"

''موسم اچانک اتنا خراب کیسے ہو گیا''ارحمہ پیشانی پر بل لئے بیڈ پر آ بیٹھی فرحان بھی قریب ہی لیپ ٹاپ لئے بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا''میرا دل گھبرا رہا ہے فرحان''وہ چہرے سے پریشان معلوم ہوئی تھی

''ایوری تھنگ اِس فائن''

''نوٹ ایوری تھنگ اِس فائن''وہ زرد پڑنے لگی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''زندگی حسین ہے نا۔۔۔میرے لئے نہیں

شاید مجھے جینا نہیں آیا۔۔۔

شاید میں جی ہی نہیں پائی۔۔۔

مرنا کسے پسند ہے۔۔؟میں مرنا نہیں چاہتی اور دوسرا کوئی آپشن بھی نہیں ہے۔۔۔"شیشے کے روبرو کھڑی گولڈن میکسی پہنے لڑکی آج حد سے زیادہ سجی ہوئی تھی کلائی میں گولڈن چوڑیاں بھر بھر کر پہنی گئی تھیں۔۔۔ہونٹوں پر لگی سرخ لپسٹک۔۔۔کانوں میں لٹکتے بھاری جھمکے۔۔۔علینا نے بڑی فرصت سے آج خود کو سنوارا تھا آخر شادی بھی تو محبوب کی تھی

۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھول کر شیشی نکالی (وہی پارسل)۔۔لمحے گزرے، سال گزرے، صدیاں بیت گئیں وہ یونہی کھڑے شیشے میں اپنا آپ دیکھتی رہی۔۔۔دیکھتی رہی۔۔۔ دیکھتی رہی حتی کہ ننھی بوند پلک سے چھلک کر فرش پر جا گری

اس نے کانپتے ہاتھوں سے شیشی کھولی۔۔۔ایک سرد لہر جسم میں ڈوری۔۔۔مرنا آسان تھا اور زندگی جینا مشکل۔۔۔ پھر اس نے دو کڑوے گھونٹ گلے میں اتار لئے۔۔۔

وہ کمرے سے نکلی نیچے لاؤنج میں سب بارات پر جانے کیلیئے تیار کھڑے تھے۔۔۔وہ ہلکے قدم نیچے آئی۔۔۔احتشام قسیم فون پر اپنی دلہن کی کہی بات پر ہنسا تھا اور اسے ہنستا دیکھ علینا جہان مسکرا گئی

''احتشام۔۔۔''علینا کی پکار پر وہ کال میوٹ کیئے،اسکی طرف متوجہ ہوا

''شادی مبارک''

سرخ پڑتی آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر چھپائے،مردہ مسکان ہونٹوں پر سجائے اس نے بمشکل سرگوشی میں دو الفاظ ادا کیئے بس یہی اختتام تھا یکطرفہ محبت کا

وہ وجیہہ مرد آج سفید شیروانی میں چاند کو بھی پیچھے چھوڑ چکا تھا،علینا نے اپنے چاند کی آنکھوں سے ہی نظر اتاری تھی۔۔۔جب وہ پلٹنے لگی تو احتشام نے کلائی پکڑ لی۔۔۔

''چپ چپ کیوں رہنے لگی ہو آج کل۔۔۔ناراض ہو؟''اسے یوں سنجیدہ دیکھ وہ مسکرائی تھی۔۔۔زخمی مسکراہٹ

''بیسٹ فرینڈز میں کیسی ناراضگی۔۔۔''

"گڈ۔۔۔" وہ کلائی چھوڑ چکا تھا "عریسہ کی تصویر کہیں چھپا دینا۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ کہہ کر پھر سے کال پر مصروف ہو گیا

"میسن۔۔۔میسن۔۔۔میسن"

وہ پاگلوں کی طرح چینختے ہوئے اسٹیرینگ پر اپنا سر پٹخ رہی تھی سیاہ آنکھوں میں جلتی آگ بھڑک اٹھی تھی "آئی ول کل یو میسن" وہ چینختی چلاتی کار سے اتری اور لان کی طرف چل دی

جہاں عریسہ کی کار پارک تھی وہاں سے لان ایک کلو میٹر کے فاصلے پر تھا اس لئے وہ ہیلز گاڑی میں چھوڑ آئی تھی۔۔موبائل بھی وہ غصے میں پٹخ کر توڑ چکی تھی۔۔۔پلین کے مطابق میسن نے لان میں گھسنا تھا اور عریسہ نے بس دور سے احتشام اور منیزا کی خوشیوں کا بیڑا غرق

ہوتے ہوئے دیکھنا تھا۔۔ کہتے ہیں کبھی کبھی مقررہ ٹرین کا چھوٹ جانا ہی ہمیں اصل منزل تک پہنچتا ہے۔۔۔ میسن کارٹور نے عریسہ کی کال نہیں اٹھائی۔۔۔ جانے وہ کہاں رہ گیا تھا

"مہمانوں کا خاص خیال رکھنا کسی قسم کی کوتاہی کی گنجائش نہیں ہے"

"اوکے سر"

"اور گانوں کی آواز بھی زرا کم کرواؤ۔۔۔" احتشام اسٹیج پر کھڑا ایونٹ مینیجر کو گائیڈ کر رہا تھا جب حور راحم اور دوسرے کزنز سرخ لہنگے میں سجی دلہن کو اسٹیج کی طرف لائے، احتشام نے جھک کر ہاتھ آگے بڑھایا اور اپنی دلہن کا استقبال کیا گھونگھٹ کے اندر چھپی دلہن شرمائی تھی وہ احتشام کا ہاتھ تھامے آگے صوفے کی طرف بڑھی

"کیسی لگ رہی ہوں"

”اچھی“ ایک ترچھی نظر منیزا پر ڈال کر اس نے پھیکا سا جواب دیا

اسکی انتہائی گھٹیا تعریف پر منیزا کمال آگ بگولہ ہوئی

”بس اچھی۔۔۔ میں پورے دس گھنٹے لگا کر تیار ہوئی ہوں اور تمہیں بس اچھی لگ رہی ہوں ۔۔۔ تمہیں اللہ پوچھے احتشام۔۔۔ اب بات مت کرنا مجھ سے“ وہ چہرا گھما گئی تھی

”بہت اچھی بلکہ بہت زیادہ اچھی“ وہ جانتی تھی تعریف جھوٹی ہے مگر وہ احتشام کی جھوٹی تعریف پر بھی خوش ہو گئی تھی

”دوپٹہ پہ دیکھو تمہارا نام لکھوایا ہے۔۔۔ احتشام کی دلہن۔۔“ اب وہ اسکا دوپٹہ دیکھ رہا تھا

Clubb of Quality Content!

”یہ ٹیبلٹ اس پانی میں اور یہ ٹیبلٹس دیگوں میں۔۔ تم نکاح خواہ کو پانی پیش کرو اور تم کھانا لگواؤ۔۔۔ منہ مانگی قیمت کام ہونے کے بعد“ تباہی نامے پر مہر لگائے وہ شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھیرے کچن سے نکلی تھی۔۔۔

“It's just beginning"

باہر سیاہ آسمان پر بادل زور و شور سے گرجے تھے کائنات بھی عریسہ کے اس جملے کے ساتھ متفق ہوئی تھی یہ واقعی شروعات تھی

"ہائے۔۔۔" مہمانوں کی بھیڑ سے کہیں دور تنہائی میں کھڑی تنہا علینا کو دیکھ وہ اسکے پاس آیا "یو آر لوکنگ گورجیئس" راحم کی تعریف کی اس پر جوں تک نہ رینگی، وہ بے تاثر کھڑی رہی

"نکاح خواہ آ گئے۔۔ آجاؤ۔۔۔" دور اسٹیج پر نکاح خواہ کو دیکھ وہ چلا گیا تھا یکدم کھانا بھی لگنے لگا۔۔۔ کچھ مہمان کھانے کی طرف دوڑے اور کچھ اسٹیج کی

عظیم کام سرانجام دینے کے بعد اب بس اسے یہاں سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر نکلنا تھا اب تک وہ بڑی احتیاط سے چھپ چھپ کر کام کر رہی تھی مگر اب ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ لان کی بیک یارڈ میں لوگ خدا جانے کیوں کھڑے تھے ماسک کیوں نہیں لائی میں وہ دل ہی دل میں میسن کو کوس رہی تھی کچھ پل انتظار کے بعد آخر کار بیک یارڈ مکمل خالی ہو چکی تھی

عریسہ نے سکون کا سانس اندر کھینچا اور لان کے خارجی دروازے کی جانب قدم بڑھائے لمحے بھر کیلئے اس نے گردن گھمائی۔۔۔ منیزا کی کہی بات پر احتشام ہنسا تھا۔۔۔ منظر بالکل ساڑھے چار سال پہلے جیسا تھا وقت نے ایک بار پھر عریسہ کو وہیں لا کر کھڑا کر دیا تھا مگر فرق یہ تھا کہ ساڑھے چار سال پہلے والی عریسہ احتشام قسیم کی محبت میں اندھی تھی اور آج کی عریسہ احتشام قسیم سے بے حد نفرت کرتی تھی۔۔۔ "آہ۔۔" اپنی ہی دھن میں مگن چلتی ہوئی عریسہ کے پاؤں سے ٹوٹے گلاس کا کانچ آر پار ہو گیا وہ لڑکھڑا کر زمین پر گری اور دوسرے پاؤں میں بھی موچ لگوا بیٹھی۔۔۔ "آہ۔۔۔" اس نے اٹھنا چاہا مگر دونوں پاؤں نے ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔ درد انتہا کو چھو رہا تھا۔۔۔ خون کی روانی عروج پر تھی۔۔۔ عریسہ نے خود کو اس لمحے مکمل بے بس محسوس کیا۔۔۔ اسکی چار سال کی پلاننگ آج مٹی میں ملتی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ انتقام ختم۔۔ سب کچھ ختم۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا

"عریسہ۔۔۔" وہ ابھی انہی خیالوں میں گم تھی کہ ایک بھاری آواز سنائی دی "عریسہ تم ٹھیک ہو" وہ دوڑتا ہوا اسکے پاس آیا سیاہ شل آنکھیں بنا جھپکے سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس مرد کو دیکھ رہی تھیں۔۔ وہ جھک کر اس کے پاؤں میں آر پار پیوست کانچ کو دیکھنے لگا

"مدد کرو گے میری" اس جہنم سے نکلنے کیلئے عریسہ کچھ بھی کر سکتی تھی چاہے کسی مرد سے شائستگی سے بات ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

"آپ بس حکم دیں۔۔۔"

"میں چل نہیں پا رہی گھر تک چھوڑ دو"

"اور کانچ۔۔۔" وہ چاہ رہا تھا کہ پہلے کانچ نکل جائے

"جتنا کہا ہے اتنا کرو" اس وقت وہ کسی بحث کی متحمل نہیں تھی۔۔۔۔۔۔اگلے ہی لمحے فرحان نے عریسہ کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور لان سے باہر لے آیا۔۔۔

آسمان پر زوردار بجلی چمکی۔۔۔سیاہ بادل اب برسنے لگے تھے، بارش کی بوندیں انہیں بھِگا رہی تھیں۔۔۔فرحان کے مضبوط بازوؤں کے حصار میں عریسہ کا بکھرا ہوا، زخمی وجود۔۔۔وہ اسکے سینے سے اتنی قریب تھی کہ اسکے دل کی تیز دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی سیاہ آنکھیں دھڑکنوں کی شدت پر چونک کر کھلی

"تمہارا دل اتنی زور سے کیوں ڈھڑک رہا ہے" سیاہ آنکھیں بھوری آنکھوں سے ملیں

"حاکم کے دیدار پر جھوم اٹھا ہے"

وہ زیر لب مسکرایا اور عریسہ بس اسے گھورتی رہ گئی

گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے احتیاط سے بٹھانے کے بعد وہ جھک کر سیٹ بیلٹ لگانے لگا

وہ پیچھے تنہا کھڑی لڑکی احتشام کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی وہ علینا جہان کی پہلی خواہش تھا اور بس خواہش ہی بن کر رہ گیا

تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو

جو ملے خواب میں وہ دولت ہو

یکدم علینا کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا، ہر شے گول گول گھومنے لگی تھی، دھڑکنیں کمزور پڑ گئیں، اسکا دم گھٹنے لگا

"علینا۔۔۔بیٹا آؤ میرے پاس" سفید کفن میں لپٹے شخص نے آج اسے سولہ سال بعد پکارا تھا

"با۔۔با۔۔۔" اس نے بولنا چاہا مگر الفاظ گلے میں ہی ڈب گئے

شور کی آواز کانوں میں گونجنے لگی تھی "آہ۔۔آہ۔۔۔" وہ تکلیف سے کراہ رہی تھی اچانک دل میں جھٹکا محسوس ہوا اور وہ لڑکھڑائی۔۔۔اس نے سنبھلنا چاہا مگر شور میں گھلی ایک آواز سب خاک کر گئی

"کیا احتشام قسیم آپ کو منیز اکمال سے نکاح قبول ہے"

کس طرح چھوڑ دوں تمہیں جانا

تم میری زندگی کی عادت ہو

اور علینا جہان زمین پر جا گری۔۔۔سفید جھاگ منہ سے نکلنے لگی۔۔۔درد اور تنہائی کی زنجیروں میں جکڑا بدن آہستہ آہستہ آزاد ہونے لگا۔۔۔شور تھمتا گیا۔۔۔تھمتا گیا۔۔۔پھر ہیزل براؤن آنکھوں سے آخری آنسو کی بوند ٹپکی اور غمگیں آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔

داستان ختم ہونے والی ہے

تم میری آخری محبت ہو

"قبول ہے۔۔۔"

"کیا آپ کو۔۔۔"وہ کھانسے۔۔۔"کیا آپ کو۔۔۔"حلق میں کچھ پھنسا تھا اور وہ پھر کھانستے رہے۔۔۔ازیان نے جلدی سے پانی کا گلاس پکڑایا۔۔۔مگر وہ گلاس پکڑ نہ سکے دل پر ہاتھ رکھے وہ کرسی سے گرے

منیزا اور احتشام سمیت دیگر انسانوں کا بھی منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔پیشانیوں پر بل واضح تھے ۔۔

دوسری جانب کھانا کھاتے لوگ بھی کھانسنے لگے تھے۔۔۔چند ہی منٹوں میں ہر سمت ہلچل مچ گئی۔۔۔سبھی اپنی بقا کیلیئے ادھر ادھر دوڑے۔۔۔فضا افراتفری اور نحوست کے لپیٹ میں آچکی تھی

وہ اسکا پہلا خیال تھی شہد رنگ کی آنکھیں اطراف میں اسے ڈھونڈنے لگی جب وہ کہیں بھی نظر نہ آئی تو ازیان اسکی تلاش میں نکلا۔۔۔ازیان کی بے قرار آنکھیں علینا کی تلاش میں دربدر بھٹک رہی تھیں۔۔۔کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد وہ اسے زمین پر گری ملی اسکے منہ سے

نکلتی سفید جھاگ ازیان کے ہوش اڑا گئی تھی وقت ضائع کیئے بغیر اس نے علینا کا ٹھنڈا جسم اٹھایا اور ڈورا۔۔۔

"آنکھیں کھولو۔۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ۔۔۔ آنکھیں کھولو"

وہ پاگلوں کی طرح چلا رہا تھا

کوئی دھوپ چھاؤں کا موسم ہو
اور مدھم مدھم بارش ہو
ہم گہری سوچ میں بیٹھے ہوں
سوچوں میں سوچ تمہاری ہو
ہم تم دونوں خاموش رہیں
اور زبان پر آنکھیں حاوی ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی چلاتی ہوئیں بھوری آنکھیں روڈ پر کم اور عریسہ پر زیادہ نظر کرم فرما رہی تھیں وہ ونڈو پر سر ٹکائے آنکھیں کرب سے بند کئے ہوئی تھی سرخ رنگ میں ڈھلتا چہرہ تکلیف کی نشان دہی کر رہا تھا زخمی پاؤں سے خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔۔۔ عریسہ کی تکلیف فرحان کو بے چین کر گئی تھی وہ اسے تڑپتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔ اچانک گاڑی رکنے پر عریسہ نے اسے سوالیہ نظروں سے گھورا

وہ کچھ کہے بغیر تیز بارش میں گاڑی سے اتر گیا باوجود اس کے کہ وہ جانتا تھا کہ اسے بارش سے الرجی ہے

فرحان نے عریسہ کا دروازہ کھولا وہ ابھی بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

وہ بھیگتی بارش میں روڈ پر عریسہ کے روبرو گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا "زخمی پاؤں باہر" اس نے اشارہ کیا

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا"

وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔

"نہیں ضرورت تمہاری ہمدردی کی" وہ منہ پھیر گئی "چپ چاپ گاڑی چلاؤ آکر"

”جب تک تمہارے پاؤں میں کانچ پیوست ہے گاڑی نہیں چلے گی“ وہ بھی ضد پر اتر آیا تھا (ارحمہ صحیح کہتی تھی وہ دونوں ایک ہی مٹی سے بنے تھے)

چابی ہول سے غائب پا کر اس نے چہرا موڑ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے نوازا ”فرحان“

”عریسہ“ اس لے نرمی سے پکارا

”میرا دل کرتا ہے تمہیں تڑ پا تڑ پا کر مار دوں عنقریب تم میرے ہاتھوں زندگی گنواؤ گے۔۔۔ مذاق نہیں کر رہی میں“ وہ جان سے مارنے کی دھمکی دے رہی تھی فرحان کی فیلڈ نگ سیٹ کرنا عریسہ کیلئے اگلا مشن تھا

وہ ہونٹوں پر ابھرتی مسکراہٹ دبا نہ سکا اسے مسکراتا دیکھ وہ سٹپٹا گئی اس نے کوئی لطیفہ تو سنایا نہیں تھا ”کیا؟“ اور پھر فرحان کے جواب پر وہ آنکھیں گھما گئی

”فرحان صدیقی کے نزدیک عریسہ جلیل کے ہاتھوں مارا جانا شرف کی بات ہے“

بجلی کی رفتار سے گزرتی گاڑی عریسہ کے اندر ہلچل مچا گئی وہ اس جگہ سے نکلنا چاہتی تھی کیونکہ احتشام یا منیزا یہاں سے ضرور گزریں گے۔۔۔ وہ لان سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھے (اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بدتمیز فرحان سے تو کل نپٹو نگی) دو سیکینڈ کیلیئے اپنی انا سائڈ پر رکھ کر اس نے زخمی پاؤں باہر روڈ پر بیٹھے شخص کی طرف بڑھایا

بھیگتی بارش میں وہ مکمل طور پر بھیگ چکا تھا۔۔۔ بادل گرجے۔۔۔ بجلیاں کڑکی۔۔۔ سیاہ بادلوں میں ڈھکا چھپا چاند یہ منظر دیکھنے خود باہر نکل آیا۔۔۔ وہ روڈ پر گھٹنوں کے بل بیٹھا عریسہ کے زخمی پاؤں میں پیوست کانچ نکال رہا تھا

"راحم تم نکاح خواہ اور باقی عمر رسیدہ مہمانوں کو ہسپتال لے جاؤ۔۔۔ علیم تم باقی مہمانوں کا بندوبست کرو۔۔۔" احتشام احکامات دے کر دوبارہ اسٹیج پر آیا اور ساکت رہ گیا انعمتہ (احتشام کی گرل فرینڈ جسے اس نے شادی پر انوائٹ نہیں کیا تھا) اور اسکی لڑاکا امی منیزا اور جنید کمال کو احتشام کے نیک اعمالات کے بارے میں آگاہ کر چکی تھیں۔۔۔ منیزا حیرت بھری نگاہوں سے کبھی احتشام کو دیکھتی کبھی انعمتہ کو۔۔۔۔

"بدبخت انسان تو میری بیٹی کی زندگی خراب کرنا چاہ رہا تھا" جنید کمال ڈھارے۔۔۔ "میری بیٹی اتنی گئی گزری نہیں ہے کہ تجھ جیسے بے غیرت کمینے انسان سے شادی کردوں۔۔۔"

انہوں نے منیزا کی کلائی پکڑی اور کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گئے۔۔۔وہ بس شل زخمی آنکھوں سے احتشام کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

وہ چند پلوں تک یونہی ساکت کھڑا اپنی خوشیوں پر لگی آگ کی تپش میں جلتا رہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کوئی کوئنسڈنس نہیں ہے ہمارا املنا یونیورس ہمیں سائن دے رہی ہے" ایک ہاتھ سے اسٹیرینگ گھماتے ہوئے وہ عریسہ سے باتیں کر رہا تھا

"یہی کہ تمہارا چیپٹر کمپلیٹ ہونے والا ہے" وہ فرحان کی فضول باتوں سے اکتا چکی تھی

”ہمارا چیپٹر کمپلیٹ ہونے والا ہے“ ہمارے چیپٹر پر زور دیتے ہوئے اس نے شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ایک نگاہ عریسہ پر ڈالی جو کھڑکی سے باہر برستی ہوئی بارش دیکھ رہی تھی

”جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنا چھوڑ دو فرحان۔۔۔ویسے لان میں کیا کر رہے تھے تم“ کچھ یاد آنے پر اس نے پوچھا

”وہی جو تم کر رہی تھی۔۔۔شادی انجوائے“ وہ بے باکی سے کہہ گیا

”شادی۔۔۔انجوائے“ لفظوں کا مزہ دوبارہ لینے کیلئے اسنے دہرائے

لمبی خاموشی نے انہیں گھیر لیا۔۔۔”درد ہو رہا ہے“ فرحان واقعی چپ نہیں رہ سکتا تھا اسنے خاموشی توڑی عریسہ کے سامنے اسکی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی

”نہیں“ حالانکہ اسکا سرخ چہرہ بتا رہا تھا وہ تکلیف میں ہے

”مطلب ہو رہا ہے درد“

”کتنا بولتے ہو تم۔۔۔اب تمہاری ایک آواز نہ آئے“ انگلی اٹھا کر اسے سمجھایا اور اگلے ہی لمحے فرحان نے گاڑی روک دی

''مسلئہ کیا ہے تمہارا'' وہ بے بسی سے چلائی

''تم ہو میرا مسلئہ'' وہ سنجیدگی سے کہتا گاڑی سے اتر گیا

وہ میڈیکل اسٹور سے پین کلر خرید رہا تھا جب ہارن کی آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا عریسہ کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر الوداع کہہ رہی تھی اور پھر اڑاتے ہوئے گاڑی لے گئی۔۔۔وہ بارش میں کھڑا بھیگتا رہا

--

آمد بہار پر سورج کی پہلی کرن قسیم ہاؤس پر گری، خزاں انہیں اجاڑ گئی تھی۔۔۔اور پھر اجڑنے والے کہاں بستے ہیں۔۔۔ویران سڑکوں پر بھٹکتا دولہا صبح صبح سویرے گھر پہنچا دروازے پر تالا پا کر وہ چونکا۔۔۔''تالا؟؟ کہاں ہیں سب ؟۔۔۔''وہ موبائل نکالنے لگا مگر ہمسائے گھر کے چبوترے پر بیٹھی عورتوں کی باتوں میں علینا کا ذکر سن کر رک گیا

''بھائی کی کرتوتیں بہن پر قیامت تولائیں گی، بیچاری معصوم سی تھی اللہ اسے جنت نصیب کرے''بشیرہ نے افسوس میں گردن ہلائی''فریال کی قسمت کتنی سیاہ ہے پہلے شوہر مر گیا ۔۔۔پھر بیٹی''

احتشام کو لگا کسی نے اسکی روح قبض کر لی ہے،اسے لگا کسی نے صور پھونک دیا ہے،سورج زمین کی طرف بڑھ رہا ہے،پہاڑ ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔۔آنسوؤں سے ابلتی آنکھیں۔۔۔ کانپتا جسم

''ع۔۔عل۔۔علین''

اس نے ہونٹوں سے اسکا نام لینا چاہا مگر زبان نے ساتھ نہ دیا۔۔۔

علینا جہان ختم ہو چکی تھی اور احتشام قسیم کی دنیا بھی

جاری ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842